روزنامہ
FR-10
1913ء سے جاری شدہ
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 18 جنوری 2014ء 16 ربیع الاول 1435 ہجری 18 صلح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 15

خیر اور بھلائی کا طلبگار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم کا دور مکمل کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا اور اپنے رب سے بخشش مانگی، تو اس نے دراصل بدلہ میں خیر اور بھلائی طلب کی۔

(شعب الایمان للبیھقی، التاسع عشر من شعب الایمان باب فی تعظیم القرآن، فصل فی استحباب التکبیر عندالختم، جزء 3 صفحہ 432)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بعض نا اہل آدمی اپنی جھوٹی چمک دکھلا کر ایسا ظاہر کرتے ہیں کہ گویا وہ اولیاء الرحمٰن میں سے ہیں اور درحقیقت وہ اولیاء الشیطان میں سے ہوتے ہیں ہر ایک شخص کا کام نہیں ہے کہ وہ عباد الرحمٰن اور عباد الشیطان میں فرق کر سکے ہاں اگر ولایت حقہ کے جمیع لوازم مدنظر رکھ کر اور اس معیار کو ہاتھ میں لے کر جو قرآن شریف نے عباد الرحمٰن کے لئے مقرر کیا ہے دیکھا جائے تو انسان دھوکہ کھانے سے بچ جائے گا اور کسی ابلیس کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دے گا۔ مگر مشکل تو یہی ہے کہ اس زمانہ میں اکثر لوگ خدا کے پاک کلام قرآن شریف میں تدبر نہیں کرتے اور نہیں دیکھتے کہ قرآن شریف نے عباد الرحمٰن کے کیا کیا علامات لکھے ہیں۔

یہ علامات قرآن شریف میں دو قسم کے پائے جاتے ہیں۔ بعض وہ علامات ہیں جو بندہ کے کمال تقویٰ اور کمال اخلاص اور حسن اعتقاد اور حسن اقتداء اور حسن عمل کے متعلق ہیں اور بعض وہ علامات ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل اور اکرام اور انعام کے متعلق ہیں یہ دونوں قسم کے علامات جس بندہ میں صحیح اور واقعی طور پر پائے جائیں گے وہ بلاشبہ عباد الرحمٰن میں سے ہوگا اور سب سے زیادہ جو خدا نے علامت رکھی ہے وہ یہ ہے جو مومن اور غیر مومن میں خدا نے ایک فرقان رکھا ہے اور مومن کامل مقابلہ کے وقت اپنے دشمن پر فتح پاتا ہے اور اس کی نصرت اور مدد کی جاتی ہے اور نیز یہ کہ مومن کامل کو بصیرت کامل بخشی جاتی ہے اور سب سے زیادہ معرفت کا حصہ بخشا جاتا ہے اور نیز یہ کہ اس کا تقویٰ معمولی انسانوں کے تقویٰ کی طرح نہیں ہوتا بلکہ اس کے تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ وہ خدا کے مقابل پر اپنے وجود کو بھی گناہ میں داخل سمجھتا ہے اور نیستی کے انتہائی درجہ پر پہنچ جاتا ہے اور اس کا کچھ بھی نہیں رہتا بلکہ سب خدا کا ہو جاتا ہے اور اس کی راہ میں فدا ہونے کو ہر وقت تیار رہتا ہے۔

اور چونکہ خدا کی غیرت عام طور پر اپنے بندوں کو انگشت نما نہیں کرنا چاہتی ہے اس لئے جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے خدا اپنے خاص اور پیارے بندوں کو بیگانہ آدمیوں کی نظر سے کسی نہ کسی ظاہری اعتراض کے نیچے لا کر محجوب اور مستور کر دیتا ہے تا اجنبی لوگوں کی ان پر نظر نہ پڑ سکے اور تا وہ خدا کی غیرت کی چادر کے نیچے پوشیدہ رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا و مولٰنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کامل انسان پر جو سراسر نور مجسم ہیں (۔) نے اس قدر اعتراض کئے ہیں کہ اگر وہ سب اکٹھے کئے جائیں تو تین ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہیں پھر کسی دوسرے کو کب امید ہے کہ مخالفوں کے اعتراض سے بچ سکے اگر خدا چاہتا تو ایسا ظہور میں نہ آتا۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 345)

خلافت کی برکات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''بہرحال خلیفہ کے مقابل پر کوئی شخص بھی چاہے وہ کتنا ہی عالم ہو کم حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ جماعت کی راہنمائی اور بہتری کے لئے اللہ تعالیٰ خلیفہ سے ایسے الفاظ نکلوا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق ہوں۔ پس ہر ایک احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہیے...... کہ لغویات اور فضولیات میں نہ پڑیں۔ اور استحکام خلافت کے لئے دعائیں کریں تا کہ خلافت کی برکات آپ میں ہمیشہ قائم رہیں۔''

(خطبات مسرور جلد نمبر 3 صفحہ 320)
(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

ایک احمدی کا بین الاقوامی اعزاز

مکرم محمد اجمل شاہد صاحب سابق امیر و مشنری انچارج نائیجیریا تحریر کرتے ہیں۔

مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالمنان ملک صاحب ابن مکرم کیپٹن ملک عبداللہ خان صاحب مرحوم آف دوالمیال ضلع چکوال حال مقیم ولنگبیرو نیو جرسی امریکہ کو ان کی خدمات کے اعتراف میں اقوام متحدہ کی ایک ذیلی تنظیم روٹری انٹرنیشنل کلب نے ان کو World Peace Ambassador یعنی سفیر برائے امن کے اعزاز سے نوازا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے لئے اور تمام جماعت کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور دنیا میں قیام امن کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مشعل راہ

خدا کے قرب کیلئے استغفار کرتے رہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 14 مئی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ روحانی سرسبزی کے محفوظ اور سلامت رہنے کے لئے یا اس سرسبزی کی ترقیات کی غرض سے حقیقی زندگی کے چشمہ سے سلامتی کا پانی مانگنا۔ یہی وہ امر ہے جس کو قرآن کریم دوسرے لفظوں میں استغفار سے موسوم کرتا ہے۔ فرمایا کہ ہر گند سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے، اس کے قرب کو پانے کے لئے اپنے اندر روحانیت پیدا کرنے کے لئے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ قرض کے متعلق دعا کے واسطے عرض کی کہ میرا قرض بہت ہے دعا کریں اتر جائے (اب بھی بہت لوگ لکھتے رہتے ہیں) تو آپ نے فرمایا استغفار پڑھا کرو انسان کے واسطے غموں سے سبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے، نیز استغفار کلید ترقیات ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص 442)

تو فرمایا تمہاری ہر قسم کی ترقی کے لئے اور قرضوں سے بچنے کے لئے پریشانیاں دور ہونے کے لئے استغفار ہی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے لیکن جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہے کہ غور کر کے سمجھ کر پڑھو صرف رٹے ہوئے الفاظ نہ دہراتے چلے جاؤ اور پھر ساتھ اپنے اندر جو برائیاں ہیں ان کا بھی جائزہ لیتے رہو اور محاسبہ کرتے رہو اور ان سے بھی بچنے کی کوشش کرتے رہو۔ ترقی کے دروازے تم پر کھلتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ "ایک شخص نے عرض کی کہ حضور! میرے لئے دعا کریں میرے اولاد ہو جائے، آپ نے فرمایا استغفار بہت کرو اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اولاد بھی دے دیتا ہے، یاد رکھو یقین بڑی چیز ہے جو شخص یقین میں کامل ہوتا ہے خدا تعالیٰ اس کی دستگیری کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد اول ص 444)

تو بہت سے لوگ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا لکھتے رہتے ہیں۔ اولاد کے لئے بھی اور دوسری چیزوں کے لئے۔ ان کو یہ نسخہ آزمانا چاہئے۔ لیکن بات وہی ہے کہ صرف رٹے ہوئے فقرے نہ ہوں بلکہ دل کی گہرائیوں سے استغفار کرے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور انسان اللہ تعالیٰ کے باقی احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

اب یہ ہے کہ استغفار کس طرح پڑھنا چاہئے۔ اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کی دو ہی حالتیں ہیں یا تو وہ گناہ نہ کرے یا اللہ تعالیٰ اس گناہ کے بدانجام سے بچالے۔" "استغفار پڑھنے سے یا تو بدانجام سے اللہ تعالیٰ بچالیتا ہے یا وہ گناہ ہی اس سے سرزد نہیں ہوتا۔" "سو استغفار پڑھنے کے وقت دونوں معنوں کا لحاظ رکھنا چاہئے۔" فرمایا "ایک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے گزشتہ گناہوں کی پردہ پوشی چاہے اور دوسرا یہ کہ خدا سے توفیق چاہے کہ آئندہ گناہوں سے بچائے۔ مگر استغفار صرف زبان سے پورا نہیں ہوتا بلکہ دل سے چاہئے نماز میں اپنی زبان میں بھی دعا مانگو یہ ضروری ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص 525)

(روزنامہ الفضل 10۔ اگست 2004ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوالات کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

سفارشات مجلس شوریٰ 2013ء کی روشنی میں خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ جوابات کی اشاعت سے قبل آپ اپنے جوابات درج ذیل پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ یہ جوابات درج ذیل ایڈریس پر میل بھی کئے جا سکتے ہیں۔ (nazarat.markazia@gmail.com) 5 بہترین جوابات دینے والے احباب کے نام الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔

خطبہ جمعہ 20 دسمبر 2013ء

س: حضور انور نے گزشتہ خطبہ کے تسلسل میں حضرت مصلح موعود کے خطبات کے حوالہ سے عملی اصلاح میں روک کا تیسرا سبب کیا بیان فرمایا؟

س: عملی اصلاح کا چوتھا سبب کیا ہے؟

س: عملی اصلاح کے چوتھے سبب کے ضمن میں حضور انور نے کون سی مثال بیان فرمائی ہے؟

س: عملی اصلاح میں روک کا پانچواں سبب بیان کریں؟

س: عملی اصلاح میں درستگی کا حضور انور نے کیا طریق بیان فرمایا؟

س: عملی اصلاح میں روک کا چھٹا سبب بیان کریں؟

س: حضور انور نے دیانت کے حوالہ سے دکانداروں کو کس بنیادی خلق کی طرف توجہ دلائی؟

س: حضرت مصلح موعود نے منافع کے ضمن میں ربوہ کے دکانداروں کو کیا نصیحت فرمائی تھی؟

س: حضور انور نے تجارت میں برکت کے حصول کے ضمن میں احمدی دکانداروں کو کیا بنیادی ہدایت ارشاد فرمائی؟

س: حضور انور نے کس مثال سے اعمال پر بار بار توجہ دینے کی اہمیت کے مضمون کو بیان کیا؟

س: پردہ کے چھوٹ جانے کی وجوہات بیان کریں؟

س: اصلاح میں روک کا ساتواں سبب بیان کریں؟

س: عملی اصلاح میں روک کے آٹھویں سبب کو بیان کریں؟

س: حضور انور نے گھر کے سربراہ کو کیا بنیادی نصیحت بیان فرمائی؟

س: حضور انور نے نیک اعمال کی مستقل عادت ڈالنے کے بارہ میں کیا تاکید فرمائی؟

س: عمل کے میدان میں کامیابی کے حصول کے لئے کس چیز کی بنیادی ضرورت ہوتی ہے؟

س: حضور انور نے اعمال کی اصلاح میں کس عہد پر کاربند ہونے کی طرف توجہ دلائی؟

خطبہ جمعہ 27 دسمبر 2013ء

س: حضور انور نے قادیان کی کیا حیثیت بیان فرمائی؟

س: حضور انور نے قادیان کے جلسہ کی انفرادیت کا کس طرح تذکرہ بیان فرمایا؟

س: حضور انور نے شاملین جلسہ سالانہ کو کن امور کی طرف توجہ دلائی؟

س: جلسہ سالانہ کے مقاصد کی روشنی میں حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

س: حضور انور نے جلسہ کے تین دنوں کا کیا لائحہ عمل بیان فرمایا اور کیا نصیحت بیان فرمائی؟

س: حضور انور نے حضرت ابوبکرؓ کے نمونہ کی روشنی میں احباب جماعت کو کیا تلقین فرمائی؟

س: حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کی تکمیل کا حصہ ہم کس طرح بن سکتے ہیں؟

س: جنگ حنین میں انصار نے حضرت عباس کی اس آواز پر کہ خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے کیا عملی نمونہ پیش فرمایا؟

س: جلسہ سالانہ قادیان کے علاوہ دیگر کن ممالک کے جلسہ سالانہ کے انعقاد کا ذکر فرمایا؟

س: حضرت مسیح موعود نے باہم اتفاق اور محبت کے بارہ میں کیا بیان فرمایا ہے؟

س: حضرت مسیح موعود نے اپنے ماننے والوں کو مخاطب کر کے کیا فرمایا؟

س: حضرت مسیح موعود نے تقویٰ کے ضمن میں احباب جماعت کو کیا نصیحت بیان فرمائی؟

س: خطبہ کے آخر میں حضور انور نے احباب جماعت کو کیا تاکید فرمائی؟

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم مصباح الدین محمود صاحب

تحریک وقف زندگی و برکات خدمت دین

ازارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود

امام الزماں حضرت اقدس مسیح موعود ابتداء سے ہی یہ خواہش رکھتے تھے کہ جس طرح آپ خود نصرت دین اور اشاعت دین کے جہاد میں ہمہ وقت کوشاں اور اس مہم عظیم کے جرنیل ہیں اسی طور آپ کے رفقاء، اعزاء، اولاد غرض ہر ایک جو آپ سے منسوب ہوتا ہو، خدمت دین میں شامل ہو کر اس خواہش کا اظہار آپ کی تصنیفات اشتہارات، مکتوبات اور ملفوظات سے بخوبی ہوتا ہے۔

ضرورت وقف

1892ء میں حضرت مسیح موعود نے ایک ضروری اشتہار بابت اشاعت دین...... شائع فرمایا جو آپ کی تصنیف لطیف نشان آسمانی میں شائع ہوا۔ آپ نے فرمایا

"اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دین...... کیلئے ایسا احسن انتظام کیا جائے کہ ممالک ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگان خدا کو دعوت حق کریں۔ تا حجت...... روئے زمین پر پوری ہو۔ لیکن اس ضعف اور قلت جماعت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہوسکتا...... دنیا چند روزہ مسافر خانہ ہے آخرت کیلئے نیک کاموں کے ساتھ طیاری کرنی چاہئے۔ مبارک وہ شخص جو ذخیرہ آخرت کے اکٹھا کرنے کیلئے دن رات لگا ہوا ہے۔

(نشان آسمانی روحانی خزائن جلد نمبر 4، صفحہ 410)

پھر 1897ء میں سلسلہ کے نونہالوں کو (دین) کا خادم بنانے کی مبارک غرض سے قادیان میں ایک مثالی درسگاہ کے قیام کی بذریعہ اشتہار تحریک کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

"اگرچہ ہم دن رات اسی کام میں لگے ہوئے ہیں کہ لوگ اس سچے معبود پر ایمان لاویں جس پر ایمان لانے سے نور ملتا اور نجات حاصل ہوتی ہے، لیکن اس مقصد تک پہنچانے کے لئے علاوہ ان طریقوں کے جو استعمال کئے جاتے ہیں ایک اور طریق بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک مدرسہ قائم ہو کر بچوں کی تعلیم میں ایسی کتابیں ضروری طور پر لازم ٹھہرائی جائیں جن کے پڑھنے سے ان کو پتہ لگے کہ (دین) کیا شے ہے اور کیا کیا خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے اور جن لوگوں نے (دین) پر حملے کئے ہیں وہ حملے کیسے خیانت اور جھوٹ اور بے ایمانی سے بھرے ہوئے ہیں...... میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بچوں کی تعلیم کے ذریعہ سے (دینی) روشنی کو ملک میں پھیلاؤں اور جس طریق سے میں اس خدمت کو انجام دوں گا میرے نزدیک دوسروں سے یہ کام ہرگز نہیں ہوسکے گا۔ ہر ایک...... کا فرض ہے کہ اس طوفانِ ضلالت میں (دینی) ذریت کو غیر مذاہب کے وساوس سے بچانے کے لئے اس ارادے میں میری مدد کرے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 159)

لہٰذا 1898ء میں مذکورہ بالا مدرسہ تعلیم الاسلام کے افتتاح کے موقع پر آپ نے فرمایا

"ہماری غرض مدرسہ کے اجرا سے محض یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جاوے۔ مروّجہ تعلیم کو اس لئے ساتھ رکھا ہے کہ یہ علوم خادم دین ہوں۔ ہماری یہ غرض نہیں کہ ایف اے یا بی اے پاس کرکے دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھریں۔ ہمارے پیش نظر تو یہ امر ہے کہ ایسے لوگ خدمتِ دین کے لئے زندگی بسر کریں اور اسی لئے مدرسہ کو ضروری سمجھتا ہوں کہ شائد دینی خدمت کے لئے کام آسکے"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 572)

1905ء میں سلسلہ کے دو جید علماء حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی کی وفات کے بعد جماعت میں جو خلا پیدا ہوگیا تھا اس سے حضرت مسیح موعود کو سخت تشویش پیدا ہوئی اور فرمایا "ہماری جماعت میں سے اچھے اچھے لوگ مرتے جاتے ہیں چنانچہ مولوی عبدالکریم صاحب جو ایک مخلص آدمی تھے اور ایسا ہی اب مولوی برہان الدین صاحب جہلم میں فوت ہوگئے۔ اور بھی بہت سے مولوی صاحبان اس جماعت میں فوت ہوئے مگر افسوس کہ جو مرتے ہیں ان کا جانشین ہم کو کوئی نظر نہیں آتا"۔ پھر فرمایا "مجھے مدرسہ کی طرف دیکھ کر بھی رنج ہی پہنچتا ہے کہ جو کچھ ہم چاہتے تھے وہ بات اس سے حاصل نہیں ہوئی۔ اگر یہاں سے بھی طالب علم نکل کر دنیا کے طالب ہی بننے تھے تو ہمیں اس کے قائم کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی ہم تو چاہتے ہیں کہ دین کے لئے خادم پیدا ہوں"۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 412)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جو کہ مامورِ زمانہ کی محبت میں فنا، قادر الکلام خطیب، قلمی جہاد کے میدان کے جرنیل، قرآن شریف کے عاشق و دلدادہ اور متبحر عالم تھے۔ آپ کی وفات پر حضور کو اس قدر صدمہ پہنچا کہ حضور نے شام کے بعد رفقاء میں بیٹھنا ترک کر دیا۔ خدام کے عرض کرنے پر فرمایا "جب میں باہر دوستوں میں بیٹھا کرتا تھا تو مولوی عبدالکریم صاحب میرے دائیں بیٹھے ہوتے تھے۔ اب میں بیٹھتا ہوں اور مولوی صاحب نظر نہیں آتے تو میرا دل گھٹنے لگتا ہے اس لئے میں نے مجبوراً یہ طریقہ چھوڑ دیا ہے"

(الفضل 18 دسمبر 1955ء، تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 399)

مذکورہ بالا صفات کے حاملین علماء پیدا کرنے کی غرض سے آپ نے 1905ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام میں شاخ دینیات کا اجراء فرمایا۔ جس نے آئندہ چل کر مدرسہ احمدیہ اور پھر جامعہ احمدیہ کی عظیم الشان صورت اختیار کرنا تھی۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے متعدد مواقع پر خدمت دین کی تڑپ پیدا کرنے اور اس خاطر زندگی وقف کرنے کے واسطے افرادِ جماعت کو تحریک فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں

خدا کی راہ میں وقف کی برکات

میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہوگیا مگر میں اپنے ابتدائی زمانہ سے ہی اس بات کا گواہ ہوں کہ وہ خدا جو ہمیشہ پوشیدہ چلا آیا ہے وہ (دین) کی پیروی سے اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے اگر کوئی قرآن شریف کی سچی پیروی کرے اور کتاب اللہ کی منشاء کے موافق اپنی اصلاح کی طرف مشغول ہو اور اپنی زندگی نہ دنیا داروں کے رنگ میں بلکہ خادم دین کے طور پر بناوے اور اپنے تئیں خدا کی راہ میں وقف کردے اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھے اور اپنی خودنمائی اور تکبر اور عُجب سے پاک ہو اور خدا کے جلال اور عظمت کا ظہور چاہے نہ یہ کہ اپنا ظہور چاہے اور اس راہ میں خاک میں مل جائے تو آخری نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ مکالماتِ الٰہیہ عربی فصیح بلیغ میں اس سے شروع ہو جاتے ہیں اور وہ کلام لذیذ اور باشوکت ہوتا ہے جو خدا کی طرف سے نازل ہوتا ہے حدیث النفس نہیں ہوتا۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 314)

خادم دین کی ایک خصوصیت

سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی تصنیف مبارک البلاغ (فریادِ درد) میں مدافعت (دین) کا کام کرنے والے شخص کی جو خصوصیات تحریر فرمائیں اُن میں نویں شرط بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں

"نویں شرط تقریر یا تالیف کیلئے فراغت نفس اور صرف دینی خدمت کیلئے زندگی کا وقف کرنا ہے۔ کیونکہ یہ بھی تجربہ میں آچکا ہے کہ ایک دل سے دو مختلف کام ہونے مشکل ہیں۔ مثلاً ایک شخص جو سرکاری ملازم ہے اور اپنے فرض منصبی کی ذمہ داریاں اس کے گلے پڑی ہوئی ہیں اگر وہ دینی تالیفات کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو علاوہ اس بددیانتی کے جو اس نے اپنے بیچے ہوئے وقت کو دوسری جگہ لگا دیا ہے ہرگز وہ اس شخص کے برابر نہیں ہوسکتا۔ جس نے اپنے تمام اوقات کو صرف اسی کام کیلئے مستغرق کرلیا ہے حتی کہ اس کی تمام زندگی اسی کام کیلئے ہوگئی ہے"۔

(البلاغ روحانی خزائن جلد نمبر 13، صفحہ 375)

دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں کا اجر

"ہمیں تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آجکل (دین) کی خوش قسمتی نہیں بلکہ بدقسمتی کے دن ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں کو دینی امور سے کوئی دلچسپی نہیں۔ بلکہ لوگ خدا کو بھی بھول چکے ہیں۔ ...... کی یہ ایک غلطی ہے جو شاید غرغرے کے وقت ان کو معلوم ہوجائے گی اور لوگ اس وقت یقین کریں گے کہ واقعی ہم نے جو کچھ سمجھا ہوا تھا وہ سارا تانا بانا غلط تھا۔

جو انسان کوشش کرے گا وہی پائے گا۔ کوشش تو ہو ساری دنیا کے واسطے اور خدا کا نام درمیان بھولے سے بھی نہ آئے۔ تقویٰ ہو نہ طہارت۔ پھر ایسا انسان امیدوار ہو خدا کے ملنے کا، یہ محال ہے۔ آخر اب وقت آگیا ہے کہ ان لوگوں کے ہاتھ میں اجر دیا جاوے جو دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ بجز توفیق الٰہی کے کچھ نہیں ملتا۔

دیکھو نبی کریم ﷺ نے دنیا کو خدا کے لئے ترک کردیا تھا مگر خدا تعالیٰ نے کس طرح ذلیل کرکے دنیا کو آپ کے سامنے غلاموں کی طرح حاضر کردیا۔ دنیا طلب سے بھاگتی اور کوسوں دور جاتی ہے مگر جو صدق دل سے خدا کی طرف جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں دنیا کی کچھ پرواہ نہیں کرتا دنیا اس کے پیچھے پیچھے پھرتی ہے۔ دیکھو۔ حضرت مسیحؑ کو اس وقت چالیس کروڑ انسان پوجنے والا موجود ہے۔ نبی ماننا تو درکنار اس کی خدائی کے قائل ہیں۔ یہ سب خدا کی قدرت کے نمونے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف آنے والا کبھی ضائع نہیں کیا جاتا دین بھی اسے ملتا ہے اور دنیا بھی اس کے لئے حاضر کی جاتی ہے۔ دنیا کا پرستار روز جو چاہے سو کرے مگر آخر کار دنیا بھی چھوٹ جائے

گی اور آخرت بھی برباد۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 549)

’’دین کو دُنیا پر مقدم رکھنا نہایت مشکل امر ہے۔ کہنے کو تو انسان کہہ لیتا ہے اور اقرار بھی کر لیتا ہے مگر اس کا پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ جب انسان کا دنیوی مال میں نقصان ہو تو کس قدر درد اس کے دل کو پہنچتا ہے اور اس کے بالمقابل جب کسی دینی امر میں نقصان ہو جائے تو پھر کس قدر درد اس کے دل کو ہوتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اس شناخت کے واسطے اپنے دل کو ہی ترازو بنائے کہ دنیاوی نقصان کے واسطے وہ کس قدر بے قرار ہوتا ہے اور چیختا چلاتا ہے اور پھر دینی نقصان کے وقت اس کا کیا حال ہوتا ہے؟ بد ہے وہ شخص جو دوسرے کو دھوکا دیتا ہے مگر بدتر وہ ہے جو اپنے آپ کو بھی دھوکا دیتا ہے۔ دین کو مقدم نہیں کرتا اور خیال کرتا ہے کہ میں دین کو مقدم کئے ہوئے ہوں۔ وہ سچے طور پر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں بنا اور ظن کرتا ہے کہ میں...... ہوں۔ جو شخص دوسرے پر ظُلم کرتا ہے ممکن ہے وہ ظلم کر کے بھاگ جائے گا اور اس طرح اپنے آپ کو بچائے مگر وہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ کہاں بھاگ کر جائے گا اور اس ظلم کی سزا سے کس طرح بچ سکے گا۔ مبارک ہے وہ جو دین کو اور خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر مقدم رکھتا ہے کیونکہ خدا بھی اُسے مقدم رکھتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 234)

جاں نثار افراد کی ضرورت

’’ایک تجویز کی تھی۔ اگر راست آجاوے تو بڑی مراد ہے یونہی عمر گزرتی جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ میں ایک کا بھی نام نہیں لے سکتے۔ جس نے اپنے لیے کچھ حصہ دین کا اور کچھ حصہ دنیا کا رکھا ہو اور ایک صحابی بھی ایسا نہیں تھا جس نے کچھ دین کی تصدیق کر لی ہو اور کچھ دنیا کی بلکہ وہ سب کے سب منقطعین تھے اور سب کے سب اللہ کی راہ میں جان دینے کو تیار تھے۔ اگر چند آدمی ہماری جماعت میں سے بھی تیار ہوں جو مسائل سے واقف ہوں اور اُن کے اخلاق اچھے ہوں اور وہ قانع بھی ہوں تو ان کو باہر (دعوت الی اللہ) کیلئے بھیجا جاوے۔ بہت علم کی حاجت نہیں۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ سب اُمّی ہی تھے۔ حضرت عیسیٰؑ کے حواری بھی اُمّی تھے۔ تقویٰ اور طہارت چاہئے۔ سچائی کی راہ ایک ایسی راہ ہے جو اللہ تعالیٰ خود ہی عجیب عجیب باتیں سجھا دیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 309)

’’میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ اب دیر کی جاوے۔ چاہئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارا کرنے کے لئے تیار ہوں اور اُن کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جاوے۔ بشرطیکہ ان کی اخلاقی حالت اچھی ہو۔ تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں مستقل، راست قدم اور بردبار ہوں اور ساتھ ہی قانع بھی ہوں اور ہماری باتوں کو فصاحت سے بیان کر سکتے ہوں مسائل سے واقف اور متقی ہوں کیونکہ متقی میں ایک قوت جذب ہوتی ہے۔ وہ آپ جاذب ہوتا ہے۔ وہ اکیلا رہتا ہی نہیں۔

جس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ اس نے پہلے ازل سے ہی ایسے آدمی رکھے ہیں جو بکلی صحابہؓ کے رنگ میں رنگیں اور انہیں کے نمونہ پر چلنے والے ہوں گے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر طرح کے مصائب کو برداشت کرنے والے ہوں گے اور جو اس راہ میں مر جائیں گے وہ شہادت کا درجہ پائیں گے‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 311)

انسان کی سب سے بڑی خوش قسمتی

’’اگر ہو سکے تو دین کی خدمت کرنی چاہئے اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہے کہ انسان کا وقت، وجود، قویٰ، مال، جان خدا کے دین کی خدمت میں خرچ ہو۔ ہمیں تو صرف مرض کے دورہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ورنہ دل یہی کرتا ہے کہ ساری ساری رات کئے جاویں۔ ہماری تو قریباً تمام کتابیں امراض وعوارض میں ہی لکھی گئی ہیں ازالہ اوہام کے وقت میں بھی ہم کو خارش تھی۔ قریباً ایک برس تک وہ مرض رہا تھا۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 112)

درازی عمر کا راز

’’احادیث میں جو آیا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں عمریں لمبی ہو جائیں گی۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ موت کا دروازہ بالکل بند ہو جائے گا اور کوئی شخص نہیں مرے گا۔ بلکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ مالی، جانی نصرت میں اس کے مخلص احباب ہوں گے۔ اور خدمت دین میں لگے ہوئے ہوں گے۔ اُن کی عمریں دراز کر دی جائیں گی۔ اس واسطے کہ وہ لوگ نفع رساں وجود ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ واما ما ینفع الناس ......(الرعد:18) یہ امر قانون قدرت کے موافق ہے کہ عمریں دراز کر دی جائیں گی۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 385)

جو لوگ دین کے لیے سچا جوش رکھتے ہیں۔ اُن کی عمر بڑھائی جاوے گی اور حدیثوں میں جو آیا ہے کہ مسیح موعود کے وقت عمریں بڑھا دی جاویں گی۔ اس کے معنی یہی مجھے سمجھائے گئے ہیں کہ جو لوگ خادم دین ہوں گے ان کی عمریں بڑھائی جاویں گی۔ جو خادم نہیں ہو سکتا وہ بڈھے بیل کی مانند ہیں کہ مالک جب چاہے اُسے ذبح کر ڈالے۔ اور جو سچے دل سے خادم ہے۔ وہ خدا کا عزیز ٹھہرتا ہے اور اس کی جان لینے میں خدا تعالیٰ کو تردّد ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا وَاَمَّا مَا یَنفَعُ النّاسَ (الرعد:18)

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 283)

’’یہ سچی بات ہے کہ اگر انسان توبۃ النصوح کر کے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی زندگی وقف کر دے اور لوگوں کو نفع پہنچاوے تو عمر بڑھتی ہے اعلاء کلمہ (حق) کرتا رہے اور اس بات کی آرزو رکھے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید پھیلے۔ اس کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ انسان مولوی ہو یا بہت بڑے علم کی ضرورت ہے بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا رہے یہ ایک اصل ہے جو انسان کو نافع الناس بناتی ہے اور نافع الناس ہونا درازی عمر کا اصل گُر ہے۔

فرمایا تیس سال کے قریب گزرے کہ مَیں ایک بار سخت بیمار ہوا۔ اور اس وقت مجھے الہام ہوا اما ما ینفع۔ اس وقت مجھے کیا معلوم تھا کہ مجھ سے خلق خدا کو کیا کیا فوائد پہنچنے والے ہیں لیکن اب ظاہر ہوا کہ ان فوائد اور منافع سے کیا مراد تھی۔ غرض جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نیک کاموں کی تبلیغ کرے اور مخلوق کو فائدہ پہنچاوے...... انسان اگر اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی زندگی وقف نہ کرے اور اس کی مخلوق کے لیے نفع رساں نہ ہو تو یہ ایک بیکار اور نکمی ہستی ہو جاتی ہے بھیڑ بکری بھی پھر اس سے اچھی ہے جو انسان کے کام تو آتی ہے لیکن یہ جب اشرف المخلوقات ہو کر نوع انسان کے کام نہیں آتا تو پھر بدترین مخلوق ہو جاتا ہے اسی کی طرف اشارہ کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لقد خلقنا الا نسا ن ..... (التّین:6,5) میں گرایا جاتا ہے پس یہ سچی بات ہے کہ اگر انسان میں یہ نہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کے اوامر کی اطاعت کرے اور مخلوق کو نفع پہنچاوے تو وہ جانوروں سے بھی گیا گزرا ہے اور بدترین مخلوق ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 395)

’’انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اُس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکا نہیں چلتا جو اللہ تعالیٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جاوے گا۔

پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلاء کلمہ (حق) میں مصروف ہو جاوے اور خدمتِ دین میں لگ جاوے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کار گر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے یونہی چلی جاتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 563)

بعثت مسیح موعود کی ایک غرض کا وقف کرنا

’’اصل توحید کو قائم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو۔ اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے، تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ شیریں کام ہو جاوے یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے۔ مگر مصیبت اور دقت پڑنے پر اس کی امداد اور دستگیری سے پہلو تہی کرے، تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اُس کے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں، بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ زبانی اقرار کوئی چیز نہیں ہے۔ نہیں۔ میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو۔ اور یہی.... ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لیے مجھے بھیجا گیا ہے۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 138)

خادمِ دین، دعاؤں کا وارث

’’جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں۔ وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کیلئے، خدا کے رسول کیلئے، خدا کی کتاب کیلئے اور خدا کے بندوں کیلئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔‘‘ فرمایا ’’ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔‘‘ پھر فرمایا: ’’میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے، جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔ ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 215)

فرمایا ’’اگر کوئی تائید دین کے لئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دے دے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیاز مندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں۔ وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 311)

مکرم محمد زکریا صاحب

پاکستان کا معاشی مستقبل اور نئے ڈیم

2050ء تک پاکستان کی آبادی 33.5 کروڑ متوقع ہے۔ اس وقت تک ہماری خوراک کی ضروریات دگنی ہوچکی ہوں گی۔ خاص طور پر گندم کی ضرورت جو کہ ہماری خوراک کا اہم ترین جزو ہے۔ ہماری موجودہ ضرورت 22 ملین ٹن ہے۔ آئندہ چالیس سالوں میں شاید ہم اتنی زیادہ مقدار پیدا نہ کرسکیں۔ یا اتنی مہنگی ہوجائے کہ خرید نہ سکیں جس کی وجہ سے غربت، محرومی، اشتعال اور تشدد کا چکر چلنا شروع ہوجائے گا۔ اس تمام صورتحال سے بچنے کے لئے اپنے خوراک کے ذرائع کو بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کے مطابق کرنے کے علاوہ پاکستان کے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس کا انتظام کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے بہترین بیج، بہتر اور مؤثر زرعی تجربہ اور سب سے زیادہ اہم صاف صحت بخش پانی کی دستیابی ہے۔

2025ء تک ہم پانی کی کم دستیابی والے ممالک میں شمار کئے جائیں گے۔ ہماری پانی ذخیرہ کرنے کی فی کس صلاحیت 700 کیوبک میٹر زرہ جائے گی جو کہ اس وقت 1038 کیوبک میٹر ہے۔ اس صورتحال میں پاکستان پانی کی عدم دستیابی والے ممالک کہ فہرست میں شامل ہوجائے گا۔ (امریکہ اور آسٹریلیا کی فی کس پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت اس وقت 5000 کیوبک میٹرز سے زائد ہے۔ اسی طرح چائنا کی فی کس پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت 2200 کیوبک میٹر ہے۔) پاکستان کے پاس بارش اور گلیشیئر ز کے پانی کو ذخیرہ کرنے کے محدود تر وسائل ہیں۔ بارش اور گلیشیئر ز کا پانی پاکستان کے کل دستیاب شدہ پانی کا 75 فی صد ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے موجود ڈیمز، اپنی نچلی سطح مٹی بھر جانے کی وجہ سے، پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت کم کرتے جا رہے ہیں۔ ڈیمز کی زیریں سطح میں مٹی، چاک، ریت وغیرہ کے اکٹھے ہوجانے کی وجہ سے اگلے پانچ سے سات سال تک ہمارے پاس اپنی فصلوں کی آب پاشی کے لئے مناسب مقدار میں پانی نہیں ہوگا۔ جس کی وجہ سے ہم خوراک کی شدید قلت کا سامنا کرسکتے ہیں۔ ہمارے پاس یہی پانچ سے سات سال ہیں جس میں ہم اپنا مستقبل محفوظ کرسکتے ہیں۔

پاکستان کے زیادہ تر حصے خصوصاً جنوبی پنجاب، سندھ اور بلوچستان میں پایا جانے والا زمینی پانی انتہائی کھارا ہونے کی وجہ سے زرعی مقاصد کے لئے استعمال نہیں ہوسکتا۔ پاکستان کے قابل استعمال پانی کی بڑی مقدار جون سے ستمبر تک نکالی جاتی ہے۔ جب کہ دریا پانچ لاکھ کیوبک فٹ فی سیکنڈ پانی مہیا کرتے ہیں۔ باقی تمام سال دریا انتہائی درجہ کم پانی مہیا کرتے ہیں اور یہ مقدار 88 فیصد سے گرکر 60,000 کیوسک (کیوبک فٹ/سیکنڈ) تک چلی جاتی ہے۔ جو کہ ہماری ضروریات کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ 19ویں صدی میں نہری نظام متعارف ہونے سے پہلے یہ جگہ بالکل سوکھی ہوئی تھی۔ عموماً لوگ مویشیوں کے ریوڑ چراتے تھے جو خانہ بدوش ہونے کی وجہ سے پانی کے ایک جوہڑ یا ذخیرے سے دوسرے تک سفر میں ہی رہتے تھے۔ انگریزوں کے بنائے ہوئے نہری نظام نے اسے بالکل بدل کر رکھ دیا۔ اس میں بارش اور گلیشیئر ز کا پانی ذخیرہ ہوتا ہے۔ جسے پورے ملک کی پچاس (50) ملین ایکڑز زمین کو سیراب کرنے کے لئے پورا سال استعمال کیا جاتا ہے۔

ہمارے دریاؤں میں گزشتہ سالوں میں اوسط سالانہ پانی کا بہاؤ 135 ملین ایکڑ فٹ مجموعی طور پر ریکارڈ کیا گیا ہے۔ موجودہ ڈیم اور نہری نظام تمام صوبوں کی زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے 103 ملین ایکٹر فٹ پانی کی آمد و ترسیل کی اہلیت رکھتے ہیں۔ تاہم اعداد و شمار کے یہی ذرائع بتاتے ہیں کہ 38 ملین ایکڑ فٹ پانی بغیر کسی استعمال کے ہر سال سمندر میں جا گرتا ہے۔ جو کہ زراعت اور خوراک کی پیداوار میں نقصان کا باعث بنتا ہے۔ پاکستان کے لئے اس پانی کو نئے ڈیمز میں ذخیرہ کرنا از حد ضروری ہے۔ کچھ حلقے اس چیز پر بحث مباحثہ کرتے ہیں کہ پاکستان کے دریائی نظام میں کوئی فالتو اور اضافی پانی نہیں۔ لہٰذا نئے ڈیمز کی چنداں ضرورت نہیں۔ تاہم 2010ء کے تباہ کن سیلاب نے اس دلیل کے دیوالیہ پن کو ثابت کردیا۔ اس سیلاب نے 50 ملین ایکڑ فٹ پانی کے ذریعے قصبوں اور گاؤں کے گاؤں تاخت و تاراج کردیئے اور راستہ میں آنے والی ہر چیز کو تباہ و ویران کرتا ہوا سمندر میں جا گرا۔ اگر پاکستان کے پاس سیلاب کے اس پانی کو ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہوتی تو یہ ہماری اگلی سات سال کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہوتا۔

ڈیمز میں مٹی بیٹھنے کی موجودہ شرح رفتار کی وجہ سے پانی جنوری میں ختم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے فصلوں کی پیداوار میں تیزی سے گراوٹ ہو رہی ہے۔ مثال کے طور پر گندم کی فصل کو برداشت تک تین دفعہ پانی چاہئے۔ دسمبر، فروری اور پھر مارچ میں۔ فروری 2009ء میں ڈیمز میں پانی موجود نہیں تھا اور گندم کا ہدف پورا نہ ہو پایا۔ اگر مون سون کا اضافی پانی ذخیرہ نہ کیا گیا تو وہ سمندر میں چلا جایا کرے گا اور ہماری زرعی زمینیں سردیوں اور ابتدائے گرما کے دوران پیاسی رہ جایا کریں گی۔ اگر پانی ذخیرہ کرنے کا مسئلہ جلد حل نہ ہوسکا تو سات سال کے اندر گندم کی پیداوار میں 30 فیصد تک کمی متوقع ہے۔ پانی کی پورا سال مساویانہ ترسیل کے لئے گرمیوں میں آنے والے پانی کو ذخیرہ کرنا ہوگا اور پھر اسے انتہائی منصفانہ ماہرانہ انداز میں تمام صوبوں کو تقسیم کرنا ہوگا۔ افراطِ زر، فاقہ کشی، غربت اور عدم استحکام کو دور کرنے کے لئے ہمیں مزید کوئی وقت ضائع کئے بغیر نئے ڈیم تعمیر کرنے ہوں گے۔

ہماری ساٹھ فی صد آبادی دیہی علاقوں میں رہتی ہے اور زراعت یا زراعت سے منسلک کاروبار سے تعلق رکھتی ہے۔ ٹیکسٹائل انڈسٹری، جو ہماری سب سے بڑی برآمد کنندہ اور معیشت کو چلاتی ہے، خام مال کے لئے زراعت پر ہی انحصار کرتی ہے۔ کپاس کے کسانوں کو مسلسل پانی کی فراہمی نہ ہونے کے باعث یہ صنعت زوال کا شکار ہوجائے گی۔ ڈیمز کی تعمیر سے تمام سال پانی مہیا ہوگا۔ دیہی آبادی پورا سال فصلوں کی آبپاشی کر کے اپنی حالت کو بدل سکیں گے۔ بجائے اس کے کہ وہ حکومت کی ذمہ داری ہوں۔

تاہم مستقبل کچھ زیادہ روشن نہیں نظر آتا۔ کیونکہ میٹھے پانی کے علاقوں میں پانی کی سطح پہلے ہی 30 فٹ تک گر چکی ہے۔ یہ سطح مزید گرے گی اور میٹھے پانی کا مکمل طور پر خاتمہ بھی ممکن ہے۔ کھارے پانی والے علاقوں میں جہاں نہری پانی نئے ڈیمز کی عدم دستیابی کے باعث ضروری مقدار میں مہیا نہیں اور ٹیوب ویلز بھی نہیں لگے ہوئے وہاں بارانی طریقہ کار سے کاشتکاری کرنا پڑے گی۔ ہمارے لئے پانی اس وقت سب سے بڑا امر متنازعہ ہے۔ چونکہ پانی کے منصوبہ جات طویل المدت ہیں لہٰذا ہمیں فوری فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس صرف پانچ سے سات سال ہیں۔ جن میں ہمیں متبادل تالاب بنانے ہیں اور نئے ڈیمز کے ذریعے پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت کو بڑھانا ہے۔ جیسے پہلے سے تیار شدہ کالاباغ، تاکہ پاکستان گندم کی ناقابل برداشت قلت کا سامنا کرنے سے بچ سکے۔

یہ بالکل نہیں بھولنا چاہئے کہ تربیلا اور منگلا ڈیمز کی وجہ سے زراعت پھل پھول سکی ہے اور پاکستان کے لئے خوراک کے سلسلہ میں کچھ انتظام اور تحفظ حاصل ہے۔

ورلڈ بنک کے پروردہ سندھ طاس معاہدے (جو 1960ء میں ہوا) کے تحت انڈیا کو ستلج، بیاس اور راوی پر اختیار دیا گیا، یہ دریا جنوبی پنجاب کو سیراب کرتے تھے۔ اس کے عوض پاکستان کو دو ڈیمز مہیا کئے گئے۔ تربیلا جو کہ دریائے سندھ میں ہری پور، خیبر پختونخواہ اور منگلا جو کہ میرپور آزاد کشمیر میں دریائے جہلم پر واقع ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ رابطہ نہروں کا ایک جال ہے جو کہ ان ڈیمز سے پانی جنوبی پنجاب کے میدانوں تک لے جاتا ہے۔

بالآخر یہ ڈیمز ختم ہوجائیں گے۔ تربیلا اور منگلا کی پانی ذخیرہ کرنے کی مجموعی صلاحیت 15.02 ملین ایکڑ فٹ ہے اور یہ گنجائش ڈیمز کی زیریں سطح مٹی بھرنے کی وجہ سے ہر سال ایک فیصد گھٹ رہی ہے۔ تربیلا ڈیم چھ سال میں مکمل ہوا اور 1974ء میں جب اس کا آغاز ہوا تو اس کی گنجائش 9.68 ملین ایکڑ فٹ تھی۔ موجودہ گنجائش 30 فیصد تک کم ہونے کے بعد اس وقت 6.78 ملین ایکڑ فٹ ہے۔ منگلا ڈیم پانچ سال کی مدت میں 1967ء میں مکمل ہوا۔ اس وقت ڈیم کی گنجائش 5.34 ملین ایکڑ فٹ تھی جو کہ 16 فیصد کمی کے ساتھ اب صرف 4.46 ملین ایکڑ فٹ رہ گئی ہے۔ منگلا ڈیم کی پشت بندی کر کے 30 فٹ کی مزید گنجائش نکالی گئی ہے۔ جس کے باعث ذخیرہ کرنے کی طاقت میں مزید 2.88 ملین ایکڑ فٹ اضافہ ہوا ہے تاہم یہ صرف مزید 2 یا 3 سال تک رہنے کے بعد زیریں سطح کی مٹی بھرنے کے عمل کی نذر ہوجائے گا۔ خیبر پختونخواہ میں دریائے کابل پر 1960ء میں وارسک ڈیم تیار کیا گیا اس کی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت اس وقت 2 ملین ایکڑ فٹ تھی جو کہ اب بالکل مٹی ریت اَٹ جانے سے ناقابل استعمال ہے۔ چشمہ بیراج 1970ء میں میانوالی کے مقام پر دریائے سندھ پر بنایا گیا۔ تب اس کی صلاحیت 0.7 ملین ایکڑ فٹ تھی جو کہ گھٹ چکی ہے اور اب صرف 0.26 ملین ایکڑ فٹ ہی باقی رہ گئی ہے۔

1974ء میں جب تربیلا، منگلا، وارسک اور چشمہ سب کارآمد تھے تو ان کی مجموعی طور پر ذخیرہ کرنے کی صلاحیت 17.7 ملین ایکڑ فٹ تھی۔ یہ گنجائش 35 فیصد تک کم ہوچکی ہے اور اس وقت صرف 11.5 ملین ایکڑ فٹ رہ گئی ہے۔ جس کے باعث پانی اور خوراک کی قلت کا سامنا ہے۔ لہٰذا نئے ڈیمز بنانا از حد ضروری ہیں تاکہ یہ پرانے ڈیمز کی گھٹتی ہوئی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت کا متبادل ہونے کے ساتھ ساتھ سیلاب کے مواقع پر آنے والے اضافی پانی کو بھی ذخیرہ کریں۔

ورلڈ بنک نے سندھ طاس معاہدے کے وقت ایسی جگہ اور مقامات کی نشاندہی کی تھی جہاں بڑے بڑے ڈیم بن سکتے ہیں۔ یہ مقامات ہیں بھاشا، اکھوڑی اور کالاباغ۔ ورلڈ بنک نے کالاباغ بنانے کے لئے زور دیا تاہم اُس وقت کی حکومت نے تربیلا کو ترجیح دی۔ مجوزہ تین ڈیموں میں سے اب ایک کو تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ گلگت بلتستان میں واقع دیامیر بھاشا ڈیم ہوگا۔ پھر بھی یہ پاکستان کے آبی مسائل کا حل نہیں ہوگا۔

س۔متعال

میرا شہید بھائی ناصر محمود خان صاحب

میں اپنے بھائی سے پانچ سال چھوٹی ہونے کے باوجود بھائی کی بڑی بہن لگتی تھی۔ جو کام ہم نے کرنا۔مل جل کر کرنا۔بچپن میں اگر چھوٹے بھائی عامر کو یا ہمیں والدین سے ڈانٹ یا مار پڑنی تو بڑے بھائی نے ہمیں بچانا اور ابو سے کہنا ابو معاف کردیں۔ بہنوں سے اتنا پیار تھا کہ قلم اس پیار کو بیان نہیں کرسکتا۔بس یوں تھا کہ ہم تینوں چھوٹے بہن بھائیوں کے لئے ناصر پیار ہی پیار تھا۔ جو ہر وقت ہم یاد کرتے اور دامن میں سمیٹ رہے ہیں۔

میرا پیارا بھائی انتہائی صاف اور نفیس عادات کا مالک تھا۔ جسمانی صفائی، کمرے کی صفائی۔ کتابوں کاپیوں کی صفائی کا بہت خیال رہتا۔اپنے کمرے کو ہمیشہ خود صاف کرتا۔امی کے ساتھ گھر کی صفائی میں مدد کرتا۔میری کوکنگ میں اور وجیہہ کی پینٹنگ میں ہمیشہ مدد کرتا۔ بہترین مشورے دیتا اور بہترین طریق سمجھاتا۔

امی جب جاب (Job) کرتی تھیں تو ہم بہن بھائیوں نے پہلے گھر آکر بھائی کے ساتھ آلو کے کباب چاول بنانے۔سلاد بنانی۔چٹنی وغیرہ بنانی اور امی کے انتظار میں میز پر کھانا رکھ کر بیٹھے رہنا۔ اکثر میز پر سر رکھے سو جانا۔ہمارے ہوم ورک میں بہت مدد کرتا۔ جہاں بھی ڈایا گرام بنانی ہوتی بھائی ہی بنا کر دیتا بلکہ ہماری کاپیوں کتابوں پر کور چڑھانا۔نام کی چٹ لگانا بھی اس کا کام تھا۔

بھائی میں خدمت دین سے محبت کا بہت جذبہ تھا۔قادیان جانے والے احمدی احباب کے لئے بھائی اطفال وخدام کے ساتھ ڈیوٹیاں دیتے تو میں بھی لجنہ کے لئے ڈیوٹی دیتی۔واپس گھر آکر بتاتے کہ ہم نے کتنے مہمانوں کے لئے کیا کیا کام کئے۔ صبح سردی میں (دسمبر) سٹیشن سے دارالذکر مہمانوں کو پہنچانا اور وہاں سے بارڈر تک مختلف ڈیوٹیاں دونوں بھائی دیتے تھے جب بھائی قادیان گیا تو صرف ہم تینوں کے لئے ہی نہیں حلقہ گلبرگ کی لجنہ ، ناصرات کے لئے بھی تحفے لایا۔عید پر جب دونوں بہنوں نے اس کے لائے ہوئے کپڑے قمیص دوپٹے پہنے تو بہت پسند کئے اکثر لجنہ نے پوچھا کہ اتنا خوبصورت پرنٹ۔ بتانے پر کہ بھائی قادیان سے لایا تو یہ ضرور سننے کو ملا ناصر کو ہم جانتے ہیں مگر اس کی چوائس اتنی زبردست ہے آج پتہ چلا۔

بھائی نے اپنے رشتوں کو بہت اچھا نبھایا ہم گیارہ سال اپنی پھوپھو اور بچوں کے ساتھ ایک گھر میں رہے۔ بھائی نے ہی ان اچھی عادات کا عادی بنایا کہ کسی کی بات اس کی غیر موجودگی میں نہیں کرنی۔ بڑوں کا ادب واحترام کرنا۔نماز وقرآن کی پابندی کرنی ہے کیونکہ بڑے بچے سے ہی چھوٹے بہن بھائی سیکھتے ہیں۔دادا، دادی کی بہت خدمت کی ہم ہر بات فوراً مان لیتے بھائی تو ان کی ٹانگوں کی بلا ناغہ مالش کیا کرتے۔ وقت بے وقت چائے بنا کر دیتے آخری خدمات بھی بھائی نے اپنا فرض سمجھ کر ادا کی۔ دادا جان کو آخری غسل دیا۔ دادی جان کے لئے قبر بنانا اور انتظام غسل وغیرہ بھائی نے کئے۔

شادی کے بعد میرا پیارا بھائی بہت خیال رکھتا بھائی کبھی خالی ہاتھ میرے گھر نہ آتے۔ اکثر بلکہ ہمیشہ ہی بیکری سے سموسے یا جلیبیاں لاتے اور کہتے سمعیہ چائے بناؤ مل کر کھائیں۔میری ساس امی کی بہت عزت کرتے بلکہ ہمیشہ جھک کر ملتے۔

میرے بچوں سے اتنا پیار ان کا اتنا خیال کہ جب کبھی میری بچی اسوہ نے بیمار ہونا سب سے پہلے بھابھی اور ناصر بھائی وہاں پہنچتے اور ہر طرح خیال رکھتے۔

بھائی بہت ہی سادہ مزاج مگر نفیس لباس اور نفیس عادات کا مالک تھا۔کبھی فضول خرچی یا اپنے نفس پر بے جا خرچ نہ کرتا۔بچوں کی ہر خواہش پوری کرتا۔ میرے بچوں کی بھی خواہشات ماموں ہی پورا کرتا پیارے بھائی نے اپنی زندگی کا آخری فنکشن اپنے عاشر بیٹے کی آمین پر 8 مارچ 2010ء کو کیا میری بھانجی فرزانہ نور اور میرے بیٹے باسم کی بھی آمین کر دی اور سب بچوں کو سائیکل لا کر دئے۔ یہ میرے بھائی کا آخری تحفہ ہے۔

زندگی کے ہر سانس میں بھائی کی ڈھیروں یادیں ہیں جنہیں ہم بھلا نہیں سکتے ۔ واقعی بھائی اس قابل تھا۔اس کے اعمال اس کی عادات اس کا اخلاق اعلیٰ تھا کہ خدا نے بھی اُسے اتنا اعلیٰ مقام دیا بھائی ننھیال ددھیال میں لاڈلا اور پیارا بچہ تھا۔ سب کا ہمدرد سب سے پیار لینے والا سب بچوں کا پیارا ماموں اور پیارا بھائی۔ پیارا کزن۔

وہ لمحہ ساری جماعت کے لئے میرے اور خاندان کے لئے قیامت سے کم نہ تھا جب 3 گھنٹے بھائی کے نہ ملنے کی خبر کے بعد اس کی شہادت کی خبر سنی۔ ایسے لگتا تھا میں پاگل ہو جاؤں گی۔ ساری دنیا میرے سامنے گھوم رہی تھی میری پیاری بھابھی بے ہوش اور بچے سہمے سہمے خوفزدہ۔ پس گھر کیا تھا ساری دنیا ہمارے گھر میرے بھائی کا پیار لوٹانے آرہی تھی۔ ہر آنے والا میرا ناصر کہہ کر پکارتا۔ میرے بوڑھے والدین کی کمریں ٹوٹ گئیں۔ بھائی کا ساتھ چھوٹ گیا مگر صبر اور پھر یہ مقام جو خدا کے نزدیک دنیا میں ملنے والا سب سے بڑا انعام ہے سب سے بڑا میڈل ہے ہم سب کی پہچان بن گیا۔ میرا بھائی زندہ ہے اپنوں کے دلوں میں احمدیت کی تاریخ میں ہماری نسلوں میں ہمارے بچوں میں اس کا پیار موجود ہے وہ زندہ ہے۔ شہید مرتے نہیں۔ جو ہم کو پیارے ہیں۔ خدا کو بھی پیارے ہیں میرے بھائی نے تو آگے بڑھ کر کئی سو گھروں کو برباد ہونے سے بچالیا۔ ہینڈ گرنیڈ اپنے ہاتھ سے روک کر اپنے پیچھے والوں کو بچالیا۔ خود ڈھال بن گیا کمزور اور پیارا وجود بہادری اور شجاعت کی وہ مثال قائم کر گیا کہ اس کی وجہ سے پیارے خلیفہ وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیار بھرا فون اور صبر کی تلقین نے ہمیں حوصلہ دیا۔

بھائی کی کمی تو ہر لمحہ محسوس ہوگی مگر پیارے بھائی کا مرتبہ اُسے اور عظیم بنا گیا۔ خدا کرے بھائی کی اولاد بھی اور ہماری نسلیں بھی اسی طرح جماعت کے لئے ہر لمحہ سینہ سپر رہیں اور خلافت جیسی نعمت سے وابستہ رہیں آمین۔

آنکھ سے دور سہی دل سے کہاں جائے گا
جانے والے تو ہمیں یاد بہت آئے گا

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

نوزائیدہ بچوں کی مناسب دیکھ بھال

بڑے بچوں کی نسبت نومولود بچوں کی بنیادی ضروریات کا خیال رکھنا آسان کام نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ ننھا فرشتہ ہمارے گھر میں ڈھیروں خوشیاں بکھیرنے کی وجہ بنتا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے اپنے گھر کے اس نئے مہمان کی مناسب دیکھ بھال کی طرف توجہ دینا نہایت ضروری ہے۔ گھر کا یہ نیا پھول جس طرح آپ کی توجہ کا مرکز بنتا ہے۔اس کی نیند، خوراک، وقت پر کپڑے بدلنا، احتیاط کے ساتھ اسے گود میں لینا، بحفاظت طریقے سے بچے کو نہلانا، یہ سب باتیں آپ کے اس نومولود بچے کی مناسب پرورش اور نگہداشت کے لئے مفید ہیں۔ سب سے پہلے نوزائیدہ بچوں کی دیکھ بھال کے لئے آپ حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق دن بھر نہ صرف خود کو صاف رکھیں بلکہ اپنے گھر اور خصوصاً بچے کے لیٹنے، بیٹھنے کی جگہ کو بھی گندگی سے پاک اور صاف ستھرا رکھیں۔ بچوں کی مناسب نگہداشت کے لئے اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ آیا نوزائیدہ بچوں کے کھلونے اور کپڑے صاف ونرم وملائم ہیں یا نہیں۔ تاکہ بچے ایسے کپڑے پہن کر آرام وسکون محسوس کریں۔ بچوں کے کپڑے تیز خوشبو والے ڈٹرجنٹ میں ہرگز نہ دھوئیں کیونکہ یہ نومولود بچوں کی حساس جلد پر کسی قسم کی الرجی کا باعث بن سکتا ہے۔اس کے علاوہ چھوٹے بچوں کی جلد پر کسی بھی قسم کے پاؤڈر کا استعمال نہ کریں۔ بلکہ اس کی بجائے اگر آپ بے بی آئل سے بچوں کی خشک جلد پر نرمی کے ساتھ مالش کریں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔

نومولود بچوں کو ایسی احتیاط کے ساتھ نہلائیں کہ ان کے جسم کے اعضاء ٹب کو زور سے نہ لگنے پائیں کیونکہ ان کے جسمانی اعضاء بہت نرم و نازک ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسی صورت میں نوزائیدہ بچوں کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہوتا ہے۔ بچوں کے ڈائپر جیسے ہی گیلے یا خراب ہوں تو انہیں جلد از جلد بدلنے کی کوشش کریں۔اگر آپ کے نومولود بچے کو ڈائپر پہننے کی وجہ سے خارش یا سرخ دھبے ہو جائیں تو اس کے لئے ڈاکٹر کی تجویز کردہ کریم لگائیں یا پھر معیاری ڈائپر کا پیک استعمال کریں۔ تاکہ آپ کا بچہ دن بھر پرسکون اور تازہ دم رہ سکے۔ بچے ناخن سے جب اپنی جلد کو نوچتے اور کھرچتے ہیں تو ان کی جلد پر زخم اور نشانات بھی بن جاتے ہیں۔ اس لئے اس پریشانی سے بچنے کے لئے اپنے نوزائیدہ بچے کے ہاتھوں اور پیروں کے ناخن کو باقاعدگی اور احتیاط کے ساتھ نیل کٹر سے کاٹیں اور ناخن کاٹتے وقت ان کی نازک جلد کا بھی خیال رکھیں۔

نومولود بچے کو دن میں آٹھ سے دس بار ماں کے دودھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ سترہ سے اٹھارہ گھنٹے سوتا ہے۔ اس کی نیند اور آرام کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے اگر آپ کا بچہ پیٹ میں گیس ہونے کی وجہ سے زیادہ دیر رونے لگے تو ایسی صورت میں آپ اسے بستر پر سیدھا لٹا دیں۔ اور پھر اس کے پیروں کو پکڑ کر اس کی ٹانگوں کو سائیکل چلانے کے انداز میں حرکت دیں۔ ایسی ورزش سے آپ کے بچے کے پیٹ کی گیس ختم ہو جائے گی اور اس کا درد بھی دور ہو جائے گا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عامر محمود صاحب دارالصدر شمالی انوار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے ولید احمد نے 8 سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور ختم کرلیا ہے۔ جو مکرم منظور احمد صاحب سابق ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ کا پوتا اور مکرم محمد رشید صاحب آف ناروے کا نواسہ ہے قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرم مصاحب احمد صاحب کو ملی۔ تقریب آمین کے موقع پر محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے بچہ سے قرآن کریم کے مختلف حصص سنے اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کی صحیح تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم انوار احمد انوار صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ حافظہ نداء النصر صاحبہ واقفہ نو ایم فل فزکس کے نکاح کا اعلان مکرم ڈاکٹر سلیمان شفیق صاحب پی ایچ ڈی، پروفیسر قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد ابن مکرم شفیق احمد ناز صاحب کے ساتھ مبلغ پانچ لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 30 دسمبر 2013ء کو بعد نماز ظہر بیت مبارک میں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نمائندہ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے کیا۔ دلہن مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب سابق نائب امیر ضلع ساہیوال کی پوتی اور مکرم صوفی خدا بخش صاحب مرحوم سابق نائب ناظم مال وقف جدید کی نواسی ہے۔ جبکہ دلہا مکرم چوہدری محمد صدیق گھمن صاحب (مرحوم) آف ملتان کا پوتا، مکرم قاضی افتخار احمد صاحب کا نواسہ اور ننھیال کی طرف سے حضرت میاں فضل الٰہی صاحب اور حضرت میاں عظیم اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم عبدالستار خان صاحب امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم موسیٰ احمد خان صاحب کو مورخہ 21 نومبر 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت یحییٰ احمد خان نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم غلام احمد ناصر صاحب رحمٰن کالونی ربوہ حال لندن آفس سپرنٹنڈنٹ کسٹم اینڈ ٹیکسائز (ر) کا نواسہ اور محترم حافظ عبدالکریم خان صاحب آف خوشاب کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی عمر دراز عطا فرمائے۔ خلافت احمدیہ سے وفا کا تعلق رکھنے والا خادم اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر حسن اشرف صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال پاراکو بینن اور مکرمہ منزہ حسن صاحبہ کو مورخہ 29 دسمبر 2013ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہالہ اشرف نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد اشرف صاحب آف اُگوکی ضلع سیالکوٹ کی پوتی اور مکرم حفیظ اللہ خان صاحب آف سیالکوٹ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم فیاض احمد چوہدری صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و رحم سے میرے بڑے بیٹے مکرم محفوظ الرحمٰن صدیقی صاحب کارکن جامعہ احمدیہ سینئر اور بہو مکرمہ سحر نسیم صاحبہ کو یکم جنوری 2014ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام راضیہ صدیقی عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ خاکسار کی پہلی پوتی اور مکرم بشیر احمد شاد صاحب دارالنصر شرقی محمود ربوہ کی پہلی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین، جماعت اور والدین کیلئے باعث عزت، قابل فخر وجود، صحت وسلامتی والی لمبی فعال زندگی والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم جواد احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسار کو مورخہ 16 دسمبر 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرماتے ہوئے فرہاد احمد نام عطا فرمایا ہے۔ اسی طرح خاکسار کے بڑے بھائی مکرم حماد احمد صاحب مقیم جرمنی کو بھی 6 اگست 2013ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ اس کا نام شایان احمد تجویز ہوا ہے۔ یہ دونوں بچے مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ کے پوتے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو نیک، فرمانبردار، خادم سلسلہ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب دارالصدر شمالی انوار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم انجینئر منیر احمد فرخ صاحب سابق امیر ضلع اسلام آباد کے کینیڈا میں چھ بائی پاس آپریشن ہوئے ہیں جو کہ خدا کے فضل سے کامیاب تھے تاہم کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ان کی کامل وعاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد جاوید ملہی صاحب اعزازی کارکن لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ مکرمہ طاہرہ پروین صاحبہ کا ایک پیچیدہ آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نصیر احمد طارق صاحب سابق اکاؤنٹنٹ اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم حنیف احمد صاحب ولد مکرم محمود احمد صاحب مرحوم سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ مورخہ 7 جنوری 2014ء کو طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ مرحوم کی عمر 57 سال تھی۔ جنازہ کے بعد قبرستان عام ربوہ میں دعا کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا ہے۔ مرحوم نے پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ حضرت میاں فضل الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور انڈیا کی نسل سے اور مکرم مولوی نواب الدین صاحب مرحوم کے پوتے تھے۔ مرحوم بہت نیک، نمازی اور پرہیزگار اور ہنس مکھ احمدی تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جج صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آج کل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال انسپکٹر روزنامہ الفضل آج کل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اضلاع کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مورچری کی سہولت

احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری یعنی میت کو سردخانہ میں رکھنے کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت/صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے اس سہولت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909,
6213970,

www.foh-rabwah.org

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

24 جنوری 2014ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	یسرنا القرآن
5:50 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2 جون 2011ء
6:50 am	جاپانی سروس
6:50 am	جاپانی سروس
7:50 am	ترجمۃ القرآن کلاس
8:55 am	Shotter Shondhane
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	بیت المجیب کا سنگ بنیاد 15/اکتوبر 2011ء
12:50 pm	سرائیکی مذاکرہ
1:35 pm	راہ ہدیٰ
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	دینی و فقہی مسائل
4:45 pm	تلاوت قرآن کریم
5:05 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
5:30 pm	درس حدیث
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:15 pm	بیت الرحمان - ڈاکومنٹری
7:30 pm	Shotter Shondhane Live
9:35 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:10 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	بیت المجیب کا سنگ بنیاد 15/اکتوبر 2011ء

25 جنوری 2014ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 2014ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	یسرنا القرآن
6:10 am	بیت المجیب کا سنگ بنیاد
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 2014ء
8:25 am	دینی و فقہی مسائل
8:55 am	Shotter Shondhane
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:25 am	کریوالی: بیت الذکر کا افتتاح 18 جنوری 2014ء
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سوال و جواب 20 مئی 1995ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 2014ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	Shotter Shondhane Live
9:15 pm	راہ ہدیٰ Live
10:50 pm	درس ملفوظات
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	بیت کریوالی کا افتتاح

26 جنوری 2014ء

1:05 am	سٹوری ٹائم
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 2014ء
4:45 am	عالمی خبریں
5:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:25 am	الترتیل
6:00 am	بیت الذکر کریوالی کا افتتاح
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 2014ء
8:55 am	Shotter Shondhane
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	گلشن وقف نو
12:50 pm	فیتھ میٹرز
1:50 pm	سوال و جواب
3:10 pm	انڈونیشین سروس
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 فروری 2012ء
7:00 pm	Shotter Shondhane Live
9:10 pm	سیرت النبی ﷺ
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	گلشن وقف نو

مکان کرایہ کے لئے خالی ہے۔
دارالصدر غربی لطیف ربوہ
0333-4508246

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ڈسکاؤنٹ مارٹ
پرفیومز، ہوزری، کاسمیٹکس، جیولری مناسب دام
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
0333-9853345,0343-9166699

کمپیوٹر صرف اشاروں پر امریکہ میں ایچ پی

کمپنی نے نیا لیپ ٹاپ تیار کیا ہے جس میں ایک خصوصی سینسر نصب کیا گیا ہے جو سکرین کے سامنے صارف کے ہاتھوں کی حرکت پر نظر رکھے گا اور اس کے مطابق کام کرے گا۔ اس لیپ ٹاپ کے کی بورڈ کے نیچے موجود دو کیمرے، تین انفراریڈ ایل ای ڈیز بھی ہاتھوں کی حرکت کو ٹریک کرتی ہیں اور اگر صارف کے ہاتھ میں پنسل ہو تو بھی سسٹم ہاتھوں کی حرکت کو ٹھیک ٹھیک پہچان سکتا ہے۔ انسانی اشاروں پر کام کرنے والے اس لیپ ٹاپ کی قیمت 1095 ڈالر مقرر کی گئی ہے اور اسے آئندہ ماہ فروخت کے لئے مارکیٹ میں پیش کیا جائے گا۔

(روزنامہ دنیا 23 ستمبر 2013ء)

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

CASA
BELLA
Home Furnishers
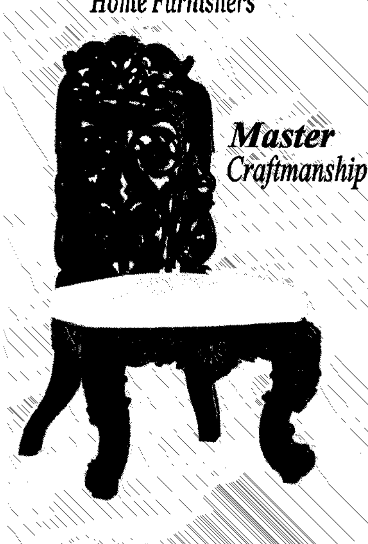
Master
Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flouring.

ربوہ میں طلوع و غروب 18۔جنوری

طلوع فجر	5:43
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	5:32

ایم ٹی اے کے آج کے اہم پروگرام

18 جنوری 2014ء

1:25 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
6:20 am	حضور انور کا دورہ سکنڈے نیویا
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء
8:15 am	راہ ہدیٰ
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کے اعزاز میں جاپان میں ایک استقبالیہ
2:00 pm	سوال و جواب
3:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
8:00 pm	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
11:25 pm	حضور انور کے اعزاز میں جاپان میں ایک استقبالیہ

Rehman Rubber Rollers
& Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

سیل - سیل - سیل
وردہ فیبرکس
18 تا 25 تک سردیوں کی مکمل ورائٹی پر ایک ہفتے کے لئے ایکسٹرا ڈسکاؤنٹ۔ آئیں اور سیل لوٹ لیں
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان مارکیٹ کے اندر ہے۔ 0333-6711362

FR-10